آئی ٹی کارنر

ایک راہ نما

تحریر : ڈاکٹر سائرہ بانو

جنرل سیکریٹری کوآرڈی نیشن گروپ

میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ انٹر میں کیا کروں...کونسے مضامین لوں؟'' ارشد بڑی بے بسی کے عالم میں اپنے بال نوچ رہا تھا۔

کیا بات ہے کیوں پریشان ہو؟'' ارشد کے دوست نعمان نے کہا جو تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے گھر آیا تھا۔اسے پتا چلا '' تھا کہ ارشد پریشان ہے اور اپنے کمرے سے باہر نہیں نکل رہاجب یہ بات اسے معلوم ہوئی تو وہ فوراً ارشد کی طرف بھاگا۔

یار نعمان...میٹرک تک تو سب آسان اور ٹھیک تھا'' ارشد نے کہا ''میں نے میٹرک آرام سے کرلیا مگر اب انٹر میں آیا '' ہوں تو میرے سامنے دو لائنیں ہیں۔ایک انجینئرنگ کی اور دوسری میڈیکل کی۔میں پری انجینئرنگ بھی کرسکتا ہوں اور پری میڈیکل بھی...مگر ظاہر ہے میں دونوں تو ایک ساتھ نہیں کرسکتا اس لیے پریشان ہوں کہ کونسی لائن اختیار کروں۔'' نعمان نے اس کی بات سن کر کہا ''اوہ! تو یہ مسئلہ ہے..مگر تم خود کیا چاہتے ہو؟ کیا تم انجینئر بننا چاہتے ہو یا ڈاکٹر بننے کے خواہش مند ' ' ہو؟

''یہی تو مسئلہ ہے... ارشد نے کہا'' میں خود فیصلہ نہیں کر پارہا ہوں کہ کس طرف جاؤں۔''

آنٹی اور انکل سے مشورہ کرلیتے...'' نعمان نے کہا۔''

کیا تھا...مگر مشکل یہ ہے کہ دونوں کی خواہش الگ الگ ہے۔امی مجھے ڈاکٹر بنتے دیکھنا چاہتی ہیں جبکہ ابو کی '' خواہش ہے کہ میں انجینئر بنوں۔بس اسی مشکل نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔اگر امی اور ابو بھی ایک رائے ہوجائے تو آسانی ' ' ہوجاتی اور میں کسی فیصلے پر پہنچ جاتا۔

اس صورت میں آخری راستہ تمہاری اپنی دلچسپی رہ جاتی ہے۔تم اچھی طرح سوچو اور فیصلہ کرو کہ تمہارا رجحان '' کس طرف ہے...جس طرف تمہارا دل راغب ہوجائے بس وہی کام کر ڈالو اور وہی راستہ اختیار کرلو۔'' نعمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

F ارشد نے دو روز تک اچھی طرح سوچا...غور کیا اور اپنے دل کو ٹٹولا مگر وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا۔اس کی الجھن اور پریشانی اپنی جگہ برقرار رہی۔آخر وہ اپنے دوست نعمان کے ساتھ اپنے اسکول ٹیچر خالد صاحب کے گھر گیا تاکہ ان سے مشورہ کرکے مدد اور راہ نمائی حاصل کرسکے۔خالد صاحب نے نعمان اور ارشد کی بات پوری توجہ اور ہمدردی سے سنی پھر ہنستے ہوئے کہا ''بھئی بچو! میں تمہاری مشکل سمجھ چکا ہوں اور اس کا ایک ہی حل ہے۔وہ یہ کہ تم لوگ فوری طور پر ''کوآرڈی نیشن گروپ جاؤ وہاں نوجوان لڑکوں اور بچوں کوکیریئر گائیڈنس کے حوالے سے بھرپور راہ نمائی دی جاتی ہے۔

کیا کرے گی؟'' ارشد نے NGO سر! جب ہمارے والدین ہمارے گھر والے اور آپ بھی ہماری مدد نہیں کرسکے تو یہ'' کا طریقہ بڑا عجیب و NGO حیرت سے سر خالد کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ ''یہی تو بات ہے۔'' سر خالد مسکرائے '' اِس غریب ہے۔انہوں نے بچوں اور نوجوانوں کی راہ نمائی کے لیے کیریئر گائیڈنس کا سلسلہ شروع کیا ہے جو بہت کامیاب جارہا ہے ''اور بے شمار طلبہ و طالبات اس سے مستفید ہورہے ہیں۔

وہ لوگ تم سے بات کرکے بڑی مہارت اور سلیقے سے تمہارے دل کی بات کی جان لیں گے اور انہیں پتا چل جائے گا کہ تمہارا رجحان کس طرف ہے۔تمہیں ڈاکٹر بننا چاہیے یا انجینئر۔سر خالد کی بات سن کر نعمان اور ارشد نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ان کی آنکھوں میں غیر یقینی تھی پھر وہ خاموشی سے واپس چلے آئے۔دوسرے روز نعمان اور ارشد کوآرڈی نیشن گروپ پہنچے جہاں گروپ کے نمائندوں نے ان سے تفصیلی گفتگو کی اور ارشد کو بتایا کہ اس کا رجحان میڈیکل کے شعبے کی طرف

ہے اسے یہی شعبہ اختیار کرنا چاہیی۔ارشد کو اس بات پر بڑی حیرت ہوئی کہ اُن لوگوں نے اسے جو کچھ سمجھایا وہ اس کی سمجھ میں آگیا اور ان کی بات اور مشورے پر اس کا دل بھی مکمل طور سے مطمئن ہوگیا۔

ارشد کے لیے اب کوئی الجھن نہیں رہی اس نے میڈیکل کے شعبے میں داخلہ لیا۔پہلے پری میڈیکل کیا اس کے بعد ایم بی بی ایس کیا اور ہائوس جاب کرنے لگا۔اس دوران وہ اُس NGO سے رابطے میں رہا اور اُن سے برابر مشورے لیتا رہا اور ان کی نصیحتوں پرعمل کرتا رہا۔اُن لوگوں کا مشورہ سو فیصد درست تھا۔آج ارشد ایک کامیاب ڈاکٹر ہی۔وہ شہر کے ایک بڑے اسپتال میں کام کرتا ہے اور رات میں اپنا کلینک چلاتا ہی۔اس نے شادی بھی کرلی۔اللہ نے اسے ایک بیٹا کی دولت سے نوازا ہی۔اس کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ڈاکٹر ہی بنائے گا۔

مگر جب وہ اپنی طرح بیٹے کی راہ نمائی اور کیریئر گائیڈنس کے لیے دوبارہ اُسی ادارے کے کے پاس پہنچا تو وہ لوگ اسے دیکھ کر مسکرا دیئی۔مگر اس وقت وہ حیران رہ گیا جب اُن لوگوں نے اس کے بیٹے سے بات چیت کرنے کے بعد اسے بتایا کہ اس کے بیٹے میں ڈاکٹر بننے کی صلاحیت نہیں ہی...وہ بہت اچھا اور کامیاب انجینئر بن سکتا ہی۔غرض اُن لوگوں کی کیریئر گائیڈنس کا سلسلہ جاری تھا۔وہ شہر کے سبھی بچوں اور نوجوانوں کی راہ نمائی کررہے تھے کہ ایک روز ان کے پاس ایک طالبہ آئی اس کا نام نمرہ تھا۔

نمرہ نے کہا! میں چاہتی ہوں کہ اپنے ملک پاکستان کے ہر شہر کو کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی مدد سے سجائوں،سنواروں ’’ اور اسے اتنا حسین بنادوں کہ کوئی کام کرتے ہوئے پریشانی محسوس نہ ہو۔جب میرا وطن حسین ہوگا تو ان کے دل میں کسی بھی طرح کی برائی نہیں آئے گی۔میں اس ملک کو اتنا خوبصورت اور سرسبز بنانا چاہتی ہوں کہ اس کا حسن اور سرسبزی ہر پاکستانی کو اپنے سحر میں جکڑلی۔سب کے دماغ بدل جائیں گے سب کے خیالات بدل جائیں گے سب امن،محبت اور بھائی چارے کی لڑی میں بندھ جائیں گی۔‘‘ نمرہ نامی وہ لڑکی بولتے چلی جارہی تھی اور وہ لوگ حیرت کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھی۔اس کے خیالات نے انہیں بڑا متاثر کیا تھا۔‘‘ وہ سوچ رہے تھے کاش! ہمارے وطن کا ہر لڑکا ہر لڑکی اور ہر بچہ ہر بچی اس بچی نمرہ کی طرح ہوجائے اسی کی طرح سوچے اسی کی طرح کے پروگرام بنائی۔اُن لوگوںنے نمرہ سے وعدہ کیا کہ وہ اس کی مدد ضرور کریں گی۔

اور پھر وعدے کے مطابق اُنھوںنے اپنی ویب پورٹل کیل پوائنٹ ڈاٹ کام پر نمرہ کا مکمل تعارف پیش کردیا اور پرسنالٹی آف دی ویک میں نمرہ کا انٹرویو بھی شامل کرلیا۔اس تعارف اور انٹرویو کے آن لائن ہونے کی دیر تھی کہ اس کے لیے زبردست ریسپانس آنے لگی۔سبھی لوگ نمرہ کے خیالات سے متاثر ہوئے تھے وہ چاہتے تھے کہ نمرہ اپنے پروگرام کو آگے بڑھائے بے شمار لوگ اس میں شامل ہونے کے لیے تیار تھے وہ نمرہ کی مدد کے لیے بھی تیار تھی۔ GOکی اِس کارکردگی کا علم دو سرے ممالک کے لوگوں کو بھی ہوگیا اور یہ بات آخرکار دنیا میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے باوا آدم بل گیٹس تک جاپہنچی۔انھوں نے نمرہ کو طلب کرلیا۔اس سے اس موضوع پر تفصیلی بات کی.... اِس NGO نے تکنیکی طور پر اس سلسلے میں ہر طرح کی معاونت کا یقین دلایا۔یہاں تک لکھنے کے بعد ارشد نے قلم ایک طرف رکھ دیا۔وہ اِس ادارے کی کارکردگی سے اس قدر متاثر ہوا تھا کہ ڈاکٹر بننے کے بعد بھی ان کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا کچھ لکھنا چاہتا تھا مگر ہر بار اس کی تحریر آگے بڑھنے سے انکار کردیتی تھی مگر اس نے عہد کر رکھا ہے ایک نہ ایک دن وہ اس کام کو مکمل کرکے رہے گا۔

*****